علم اور اہلِ علم

(اجمالی فضائل و احکام)

تالیف:

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم (خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر)

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

M. GHOUSUDDIN B.E., F.I.E.

Engineer-in-Chief, PWD (Retd), Roads & Bulidings A.P.

H.No. 10-2-9/18 D, A. C. Gurads, Hyderabad-500 04.

(R) 23317488, (O) 23324974

صدر انتظامی کمیٹی مسجد عالمگیری شانتی نگر، حیدرآباد

علم اور اہلِ علم

(اجمالی فضائل و احکام)

تالیف:

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم (خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر)

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

M. GHOUSUDDIN B.E., F.I.E.
Engineer-in-Chief, PWD (Retd), Roads & Bulidings A.P.
H.No. 10-2-9/18 D, A. C. Gurads, Hyderabad-500 04.
(R) 23317488, (O) 23324974

صدر انتظامی کمیٹی مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآباد

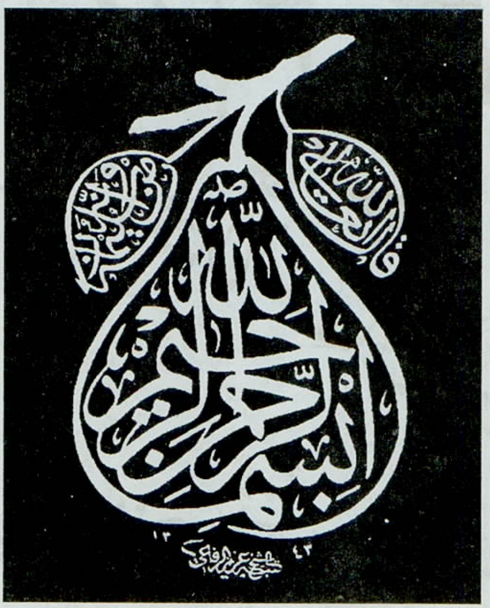
بسم الله الرحمن الرحيم

تفصیلات کتاب

نام کتاب	:	علم واہل علم
مؤلف	:	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی
صفحات	:	۴۰
تعداد	:	ایک ہزار
سن اشاعت	:	سپٹمبر ۲۰۰۳ء، م رجب ۱۴۲۴ھ
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	محمد مجاہد خاں، "رشادی کمپیوٹر سنٹر"
	:	16-2-138،اکبر باغ،ملک پیٹ حید آباد۔
موبائیل	:	9849064724
قیمت	:	10روپے
بہ اہتمام	:	ایم۔ غوث الدین،بی۔ای،ایف۔ آئی۔ای، انجینئیر اِن چیف،پی۔ڈبلیو۔ڈی (ریٹائرڈ) عمارات وشوارع،
مکان نمبر	:	10-2-9/18 D, A.C.Guards, Hyd
فون نمبر	:	دفتر:23324974،رہائش:23317488

.... ☆☆☆ ....

فہرست مضامین

سلسلہ	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ..	۶
۲	علم..	۸
۳	علم کے معنی اور اقسام..................................	۱۰
۴	مفید علم کونسا، فرضیت قرآن سے........................	۱۱
۵	علم واہل علم کی فضلیت احادیث سے......................	۱۲
۶	ارشاد علیؓ، وجوب علم حدیث سے.........................	۱۳
۷	فرضیتِ علم عقلی طور پر، نور کی تمثیل....................	۱۳
۸	علم کی دو اہم قسمیں.....................................	۱۴
۹	علم کی دو حیثیتیں..	۱۵
۱۰	علم کونسی زبان میں سیکھیں، فرض عین کی تفصیل............	۱۶
۱۱	وہ علم جو فرض کفایہ ہے، احکام فرض عین و کفایہ ایک اہم بات......	۱۷
۱۲	علم سیکھنے کے آسان طریقے، پڑھے لکھے لوگوں کیلئے ایک......... مشورہ طلب علم اور خشیت الٰہی.........................	۱۸
۱۳	تھوڑا علم زیادہ عبادت ہے بہتر، نتائج علم و عمل..............	۱۹
۱۴	فرشتوں کی خدمت اور میراث انبیاء، علم سارے اعمال پر بھاری	۲۰
۱۵	علم اور جہالت برابر نہیں................................	۲۱
۱۶	حضور ﷺ نے علم کی اہمیت یوں بتائی....................	۲۲
۱۷	مرنے کے بعد بھی کام آنے والے اعمال، مقامِ علم، مراتبِ علم و عمل	۲۳
۱۸	علماء نجومِ ہدایت ہیں..................................	۲۴
۱۹	حشر میں مقامِ اہل علم، فصلیتِ صاحبِ علم، تقسیمِ میراثِ علم مسجد میں، علم دو طرح کا	۲۵

۲۰	طالبِ علم مجاہد ہے، طالبِ علم کیلئے حضور ﷺ کی دعا، آقا ﷺ کی دعا اہلِ علم کیلئے جب تک کتاب رہے........................	۲۶
۲۱	خصوصی نصیحت، حضرت عائشہؓ کا علمی مقام، ابن عساکرؒ کی معلمات، ابن ہارونؒ کی باندی کا علمی رتبہ	۲۷
۲۲	بن سماکؒ کی باندی کی بیدار مغزی، ابن جوزی کی تعلیم میں پھوپھی کی دلچسپی	۲۸
۲۳	امام بخاریؒ کی تعلیم وتربیت میں، قاضی زادہ رومیؒ کی تعلیم کی خاطر	۲۹
	امام ربیعۃ الرائےؒ کی تعلیم میں والدہ کا حصہ........................	۲۹
۲۴	علم میراثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فضلیت علم کے بنیادی اسباب	۳۱
۲۵	علم کی اہمیت پر قرآنی استدلال........................	۳۲
۲۶	علم اور ارشاداتِ محققین........................	۳۳
۲۷	چند غیر معمولی واقعات........................	۳۴
۲۸	تحقیقی علم، منصوص جماعتیں........................	۳۶
۲۹	علمی نکات و تفصیلات........................	۳۷
۳۰	علم کی عملی تجلیاب حسب ذیل ہیں، دعوت کی کچھ تفصیلات یہ ہیں	۳۸
۳۱	پہلے دور میں تحصیل علم کے ذوق کا اندازہ، اہل علم کی قدر اور ان کا مقام	۳۸

⑦⑦⑦

پیش لفظ

ہم سب کیلئے دنیا کے مقابلے میں دین کی نسبت زیادہ درست رکھنا چاہیئے۔ ہم سبھوں کی یہ اہم ذمہ داری ہے جس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن میں ارشاد باری ہے۔ **یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا** اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اس ذمہ داری کے پیش نظر یہ ارشاد رسول ﷺ معروف ہے جس میں فرمایا گیا۔

اَلاَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔ یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص نگران اور ذمہ دار ہے ہر شخص سے اس کے ماتحتوں اور زیر نگرانی رہنے والوں کے بارے میں اور اس کی ذمہ داری کے بارے میں باز پرس ہو گی۔

ایسے اسکول قائم کرنا جن میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ دیگر دنیوی علوم و فنون سکھائے جائیں بلاشبہ جائز اور باعث اجر و ثواب ہے لیکن دینی تعلیم اور دینی مدارس کو مقدم سمجھا جائے۔

تم شوق سے کالج میں پڑھو پارک میں پھولو
جائز ہے ہواؤں پہ اڑو چرخ پہ جھولو
بس ایک سخن بندۂ عاجز کا رہے یاد
اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

پہلے قرآن کی صحیح اور باقاعدہ تعلیم دی جائے۔ شرعی احکام اور ضروریات دین سے مناسب طریق سے واقف کیا جائے اور ان کے قلوب میں اسلام کا ایک ایسا نقش جمایا جائے جس سے ایمانی احساسات پختہ اور پائیدار ہوں تاکہ ان کو کوئی قوت سرد نہ کرسکے اور عملی حالت کو کوئی طاقت بدل نہ سکے۔

اسلئے قوم کی صحیح خیر خواہی اسی میں ہے کہ ان کے دین کی درستگی اور آخرت کی خیر و خوبی کی فکر دنیوی فکر سے زیادہ رکھے۔ قرآن، حدیث، اور اولیاء اکرام کی تحقیق اور جستجو پیش نظر رکھ کر یہ چند باتیں پیش اور جمع کی جارہی ہیں اگلے صفحات میں اسی کی قدرے تفصیل ہے۔

مؤلف

محمد کمال الرحمن قاسمی

خطیب مسجد عالمگیری

شانتی نگر حیدرآباد

علم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَدَّرَالْأَرْزَاقَ وَالْآجَالَ وَاَمَرَ بِذِکْرِهٖ وَطَاعَتِهٖ بِالْغُدُوِّوَالْاٰصَالِ نَحْمَدُهٗ حَمْدًا اَلَّذِیْ خَلَقَنَامِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ وَالصَّلْصَالِ وَزَیَّنَ صُوْرَتَهٗ بِاَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ وَاَتَمَّ اِعْتِدَالٍ وَ نَشْکُرُهٗ عَلٰی مَا اَوْلَانَا مِنَ النِّعَمِ وَالْاَ فْضَالِ وَ نَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَیْسَ لَهٗ فَنَاءٌوَّلَا زَوَالٌ ـ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُاَهْلِ الْفَضْلِ وَالْکَمَالِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ خَیْرَ آلٍ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ مُتَلَازِمَیْنِ اِلٰی یَوْمِ الْمَآلِ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ـ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ـ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ـ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ـ وَقَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ ـ وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّۃَ وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا یُبَلِّغُهٗ کَمَا سَمِعَهٗ ـ وَقَالَ تَعَلُّمُ الْعِلْمِ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ خَیْرٌ مِّنْ اِحْیَاءِ هَا ـ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ ـ وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَ اَنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ

اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ ۔ وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ۔ اِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الْمَوْلَى الْكَرِيْمَ اَنْ يَّتَدَارَكَنَا بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ نَفَعْنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ قَدِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ وَرَبٌّ حَلِيْمٌ۔

محترم قارئین :

کسی بھی کام کی کامیابی اس کے متعلقہ علم اور اس کے صحیح برتنے پر موقوف ہے۔اگر انسان کام کے متعلقات کو نہیں جانتا یا اس کا استعمال غلط کرتا ہے تو صحیح نتیجہ نکلنا محال ہے۔اور انسان کو سوائے نقصان کے کوئی چیز ہاتھ آنے والی نہیں۔

اسی طرح ہر انسان کے لئے عموماً اور بالخصوص ہر مسلمان کے لئے دنیا و آخرت میں کامیاب کرنے والا علم اور اس کے تقاضوں کی تکمیل و تعمیل ضروری ہے اس کے بغیر نہ دنیاوی صلاح و فلاح مل سکتی ہے نہ ہی آخرت میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

اسی لئے وہ علم جس سے دنیا سنبھل جائے اور صحیح استعمال ہو اور آخرت سدھر جائے اور حقیقی کامیابی مل جائے اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ علم دین حاصل کرے اور اس کے تقاضوں کو سمجھے کتاب و سنت کی تفصیلات معلوم کرے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

آج کل کیا خواص کیا عوام سبھی تعلیم سے بے گانہ ہوتے جارہے ہیں۔اور اگر کچھ تعلیم کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے تو وہ بھی دنیوی تعلیم، عموماً تعلیم دین سے بے توجہی، دنیا و آخرت میں کام آنے والے علم سے لاپرواہی اور قرآن و حدیث سے بے رغبتی اور دینی تقاضوں سے بے رغبتی اس حد تک ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ۔

علم کے معنی اور اقسام :

علم کے معنی ''جاننے'' کے ہیں اس کو بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔ایک وہ علم جو مفید ہو دوسرے وہ جو غیر مفید ہو۔وہ علم جو نقصان دہ ہو وہ سیکھنا جائز نہیں۔

کونسا علم مفید؟ :

اب یہ بات کس طرح جان سکتے ہیں کہ کونسا علم فائدہ بخش ہے اور کونسا نہیں اس کو سمجھنے کا بنیادی مرحلہ یہ ہے کہ علم نافع وہ ہے جو آخرت میں نفع دے اور کام آئے اور مضروہ علم ہے جو آخرت میں کام نہ آئے۔

فرضیت قرآن سے :

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے علم سکھلایا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا

یہ پانچ آیتیں قرآن کی سب آیتوں اور سورتوں سے پہلے اتریں آپ ﷺ غارِ حراء میں خدائے واحد کی عبادت کر رہے تھے اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آئے اور آپ ﷺ کو کہا **اِقْرَاْ** پڑھیے آپ ﷺ نے فرمایا **مَا اَنَا بِقَارِئٍ** میں پڑھا ہوا نہیں جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو کئی بار زور زور سے دبایا اور بار بار وہی لفظ **اِقْرَاْ** کہا اور آپ ﷺ وہی جواب دیتے رہے **مَا اَنَا بِقَارِئٍ** تیسری مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے زور سے دبا کر کہا **اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ** یعنی اپنے رب کے نام کی مدد اور برکت سے پڑھیے۔

مطلب یہ ہے کہ جس رب نے ولادت سے اس وقت تک آپ ﷺ کی ایک عجیب اور نرالی شان سے تربیت فرمائی وہ پتہ دیتی ہے کہ آپ سے کوئی بڑا کام لیا جانے والا ہے کیا وہ آپ کو ادھر چھوڑ دے گا ہرگز نہیں اسی کے نام پر آپ ﷺ کی تعلیم ہوگی جس کی مہربانی سے تربیت ہوئی ہے یعنی جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا وہ تم میں کیا صفتِ قرات

پیدا نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ کی تربیت جس شان سے کی گئی ہے اس سے آپ ﷺ کی کامل استعداد اور لیاقت نمایاں ہے جب ادھر سے استعداد میں قصور نہیں ادھر سے مبدأ فیاض میں بخل نہیں بلکہ وہ تمام کریموں سے بڑھ کر کریم ہے پھر حصول فیض میں کیا چیز مانع ہو سکتی ہے ضرور ہے کہ یوں ہی ہو کر رہے گا اور ممکن ہے ادھر بھی اشارہ ہو کہ جس طرح مفید اور مستفیض کے درمیان قلم واسطہ ہوتا ہے اللہ اور محمد ﷺ کے درمیان حضرت جبرئیل علیہ السلام واسطہ ہیں۔ جس طرح قلم کا توسط اسکو مستلزم نہیں کہ وہ مستفیض سے افضل ہو جائے ایسی ہی یہاں حقیقتِ جبرئیلیہ کا حقیقتِ محمدیہ سے افضل ہونا لازم نہیں آتا۔

❁❁❁❁❁

علم واہل علم کی فضیلت احادیث سے

وجوب تحصیل علم:

〈۱〉 مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ طَرِيْقًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ

〈۲〉 مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

〈۳〉 خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

〈۴〉 مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى

〈۵〉 طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

〈۶〉 لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

〈۷〉 نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ

〈۹〉 خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ السَّمْتِ وَالْفِقْهُ فِي الدِّيْنِ

ارشاد علی رضی اللہ عنہ :

مَنْ كَانَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَتِ الْجَنَّةُ فِیْ طَلَبِهٖ وَمَنْ كَانَ فِیْ طَلَبِ الْمَعْصِيَةِ كَانَتِ النَّارُ فِیْ طَلَبِهٖ

جو علم کی طلب میں رہتا ہے جنت اسکی طلبگار ہوتی ہے اور جو گناہ کی طلب میں رہتا ہے دوزخ اس کی طلب میں رہتی ہے۔

۞۞۞۞۞

وجوبِ علم حدیث سے :

۱) يَاأَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ اے لوگو! علم کو لازم پکڑو۔

(۲) وَوَيْلٌ لِّمَنْ لَا يَعْلَمْ جو علم حاصل نہ کرے اس کیلئے بربادی ہے۔

(۳) طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فقہ کا طلب کرنا ہر مسلمان پر یقیناً واجب ہے۔

۞۞۞

فرضیتِ علم عقلی طور پر :

آخرت میں جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے اور ہمیشہ کی زندگی میں کامیابی کے لئے عقیدوں کا صحیح ہونا ضروری اور عقیدوں اور اعمال کی درستی علم صحیح کے حصول پر موقوف ہے جب عقیدوں کا درست کرنا فرض ٹھہرا تو اسے جس کی وجہ سے اس کی درستی ہوگی وہ بھی فرض ہوگا اس لئے علم کا سیکھنا فرض ہے۔

نور کی تمثیل :

جس طرح اندھیرے میں تمیز مشکل ہے اسی طرح جہالت کے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے نورِ علم ضروری ہے یہ قاعدہ کلیہ صحیح نہیں کہ ہر علم مفید ہے اور نہ ہر شخص میں

ہر علم کے حاصل کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے بعض علوم مضر ہوتے ہیں خواہ ان علوم ہی کی یہ خصوصیت ہو یا سیکھنے والے کے لحاظ سے۔

مثال: تلوار ضروری ہے مگر ہر شخص کیلئے نہیں بلکہ صرف اس شخص کیلئے جس میں قوت ہو، چلانا جانتا ہو ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ اپنے ہی ہاتھ پیر کاٹ لے گا اگر تلوار مفید جان کر بچے کے حوالے کر دیں تو دیکھئے مضرت کے کتنے پہلو نمایاں ہو جاتے ہیں۔

علم کی دو اہم قسمیں

(۱) اصل علم (۲) مددگار علم

اب بنیادی طور پر یہ سوال ہے کہ وہ کونسا علم ہے جو شریعت میں معتبر ہے۔ شارع علیہ السلام نے دینی، مذہبی، اسلامی، قرآنی علوم کو اصل قرار دیا۔ رہے دیگر دنیوی علوم اس کے بارے میں واضح امر یہ ہے کہ اگر دیگر علوم دین میں معین، اسلام میں استحکام، مقصود کی تحصیل میں مددگار ہیں تو علم ہیں ورنہ نہیں۔

مثال: لکڑی باوجود یہ کہ کھائی نہیں جاتی اور نہ وہ کھانے میں داخل ہے لیکن چونکہ کھانے میں معین ہے اس لئے اس کو بھی کھانے کے حساب میں شمار کرتے ہیں جب کھانے کا حساب ہوتا ہے تو یہ بھی حساب ہوتا ہے اس مہینہ میں کتنی لکڑیاں صرف ہوئیں اور سب ملا کر کتنے روپیے میں پڑا اگر کوئی یہ کہے کہ کیا لکڑیاں بھی کھاتے ہو تو اسکو دیوانہ بتائیں گے اور کہیں گے کہ معین بھی تابع ہو گی مقصود میں شمار ہوتا ہے

ایک اور مثال:

واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے جیسے کوئی شخص پیدل سفر حج پر قادر نہ ہو مگر ریل یا جہاز سے تو سفر کی استطاعت رکھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ ریل یا جہاز کا ٹکٹ

لے کر اس پر سوار ہو ریل میں یا جہاز میں سوار ہونا شرعاً واجب نہیں لیکن ایک فرض کا ذریعہ ہے اس لئے لازم ہے

اسی طرح علم معاش، علم سائنس اور دیگر علوم اگر دین میں معین ہیں ضمناً اس کو بھی داخل کرلیں گے لہذا اگر علم نہ ہو تو یہ بھی جہالت ہے علم ہو عمل نہ ہو تو یہ بھی جہالت ہے اور علم و عمل ہے لیکن غلط ہے تو یہ بھی جہالت ہے اور علم ہے لیکن دین میں معین نہیں تو بھی جہالت ہے اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ لَجَهْلًا بعض علوم جہالت ہیں نام تو علم ہے حقیقت میں جہل ہے ۔

علم کی دو حیثیتیں:

شریعت میں اصل علوم علم قرآن، علم حدیث، علم فقہ ہیں جن کا سیکھنا ضروری ہے بعض وہ علوم جو مباح کے درجے میں ہیں اگر ان میں سے کوئی شخص باطل کو حق سمجھ رہا ہے یا فساد کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے یا ان علوم میں غلو کا خطرہ اور اندیشہ اور ظن غالب ہے یا ایسے علوم سے زندگی ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے یا علم کلام اور علم تصوف کے باریک مسائل کی چھان بین سے منع کیا جائے گا یہاں اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ علم بحیثیت علم اس کی تحصیل منع نہیں لیکن بعض عوارض اور اسباب ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی تحصیل مفید نہیں اس لئے منع کردیا جاتا ہے۔

علوم بے شمار ہیں فنون بھی بے شمار ہیں سینکروں نہیں ہزاروں ہیں ان میں سے کس کس کو حاصل کیا جائیگا سب کا حصول تو محال ہے اسلئے ضروری ہوا کہ کسی ایک کو ترجیح دی جائے اور کسی علم کو دوسرے کے مقابلے میں ترجیح ضرورت کی بنیاد پر ہوگی جو فن جس کیلئے کارآمد اور ضروری ہو اسکو حاصل کرے غیر ضروری کے پیچھے نہ پڑ جائے۔

علم کس زبان میں سیکھیں؟ :

علوم دینیہ اور دیگر فقہی علوم کے سیکھنے کیلئے کسی زبان کی قید اور تخصیص نہیں کسی بھی زبان میں سیکھی سکھائی جاسکتی ہیں البتہ اتنا ضروری ہیکہ وہ کسی بااعتماد اور مستند عالم نے اس کی تصدیق کی ہو۔

اسلام سے واقفیت کیلئے متعارف کتابیں پڑھنے کی سب کو ضرورت نہیں۔ کسی بھی زبان میں چاہے وہ انگریزی ہو یا ہندی ہو، اردو ہو یا فارسی ہو یا دیگر زبانیں کسی کے ذریعہ بھی سیکھا جاسکتا ہے پھر پڑھ کر جاننا ہی ضروری نہیں زبانی سیکھ کر یا پوچھ کر ضروریات دین اور ضروری علم حاصل کرلے اور یہ جو علم دین ہے اس کی مجموعی اور بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔

فرض عین کی تفصیل:

عقیدوں کو جاننا، ماننا، فرائض و واجبات اور اس کے متعلقہ احکام، معاملات کی حلت و حرمت، معاشرتی احکام، کھانے پینے کی چیزوں میں جائز و ناجائز کی تفصیل اور باطنی اخلاق میں اچھے برے کا امتیاز، اس کے علاج کا طریقہ مثلا ریا، تکبر، غضب، حرص، طمع، ظلم وغیرہ کی حقیقت جاننا تاکہ اپنے اندران کا ہونا نہ ہونا معلوم ہو اور انکے ہونے کی صورت میں ازالہ کی تدبیر کر سکے اور کوتاہی پر استغفار کرے۔

یہ علم فرض عین ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ یہ سب کیلئے عام طور پر ضروری ہے ہر شخص پر اس علم کا حصول ضروری ہے جو اس میں کوتاہی کرے گا گنہ گار ہوگا۔

وہ علم جو فرضِ کفایہ ہے:

دوسری مقدار یہ ہیکہ اپنی ضروریات سے تجاوز کر کے مجموعہ قوم کی ضرورتوں کا لحاظ کرتے ہوئے نیز دوسری قوموں کے شبہات سے اسلام کو جس مضرت کا اندیشہ ہے اس پر نظر کر کے معلومات دینیہ کا ایسا ذخیرہ جو مذکورہ ضرورتوں کیلئے کافی ہو یہ مقدار فرض علی الکفایہ ہے

احکام فرضِ عین و کفایہ :

اس تفصیل کا اجمال یہ ہیکہ پورا عالم بننا تو فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں لیکن بقدرِ ضرورت دین کا علم حاصل کرنا فرض عین ہے۔

فرض کفایہ کا حکم یہ ہیکہ اگر کسی مقام پر ایسی جماعت قائم ہے جو ان ضرورتوں کو پورا کر سکے تو سب مسلمان گناہ سے بچیں گے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

ایک اہم بات :

یہ بات پیش نظر رکھنی ضروری ہے کہ دین کی ضرورت حقیقۃً دنیا سے زیادہ ہے اس بناء پر جتنا وقت دنیوی علوم میں خرچ ہوتا ہے اس سے زیادہ دین کے علوم میں صرف ہونا چاہئے اگر زیادہ نہ ہوا تو برابر تو ہو، اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو صرف اتنا وقت تجویز کرلیں جس میں دوسرے علوم کے حاصل کرنیکی گنجائش رہے اس مدت میں انہیں صرف علم دین میں مشغول رکھیں۔ پھر اختیار ہے جو فن چاہے سکھایئے پھر انشاء اللہ اس کے دین میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔

علم سیکھنے کے آسان طریقے :

عوام کیلئے علم سیکھنے کی آسان تدبیر اور بہترین طریقے حسب ذیل ہیں ۔

(۱)دینی کتابوں کا پڑھنا یا سننا(۲) گھروالوں کو خود پڑھانا یا سنانا یا کسی ذریعہ سے پڑھوانا یا سنوانا(۳) علماء دین سے مسئلہ پوچھنا(۴) وعظ سننا (۵) اہل کمال کی صحبت میں رہنا۔

()()()()()()

پڑھے لکھے لوگوں کیلئے ایک مشورہ:

کسی محقق عالم سے مختصر یا متوسط تفسیر سبقاً سبقاً تھوڑا تھوڑا کر کے تمام قرآن مجید سمجھ کر پورا کرلیں جو آسانی سے سمجھ میں آجائے الحمد للہ اور جو مضمون زیادہ مشکل معلوم ہو رہا ہے اسکے بارے میں غیر ضروری تفتیش میں نہ رہیں کوشش اور دعا کرتے رہیں اور اہل علم سے سمجھتے رہیں رفتہ رفتہ علم قرآن اور معانی قرآن سے مناسبت پیدا ہو جائے گی۔

طلب علم اور خشیت الٰہی :

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَ الْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

اے لوگو! علم سیکھنے سے اور سوجھ بوجھ کا ملکہ سیکھنے سمجھنے سے آتا ہے اور جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیتے ہیں اس کو دین میں سوجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور اللہ کے بندوں میں سے اہل علم ہی وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر:

وَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ قَلِیْلُ الْعِلْمِ خَیْرٌ مِّنْ کَثِیْرِ الْعِبَادَۃِ وَ کَفٰی بِالْمَرْءِ فِقْھًا اَنْ یَعْبُدَاللّٰہَ وَکَفٰی بِالْمَرْءِ جَھْلاً اِنْ اَعْجَبَ بِرَاْیِہٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور کسی آدمی کے سمجھدار ہونے کیلئے یہ بات کافی ہیکہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور کسی آدمی کی جہالت کیلئے یہ بات کافی ہیکہ اسے اپنی ہی رائے پسند آئے اور خود پسندی میں مبتلا ہو۔

نتائج علم و عمل :

وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلَائِکَۃُ وَ نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَ ذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یَسْرَعْ بِہٖ نَسَبُہٗ ۔

جو شخص ایسے طریقے پر چلے جس میں وہ علم کو تلاش کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ جنت آسان فرماتے ہیں اور جو قوم خدا کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتی ہے اور منشاء تلاوت و تعلیم و تدریس ہوتا ہے تو ان پر سکینہ اترتا ہے ان کو رحمت ڈھانک لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس والی مخلوق میں کرتے ہیں اور جسکا عمل اسکو پست کردے اس کو نسب آگے نہیں بڑھاتا ۔

فرشتوں کی خدمت اور میراثِ انبیاء :

وَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَ اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَصْنَعُ وَاِنَّ الْعَالِمَ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَ اَنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّ اِفِرٍ۔

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے سنا ارشاد فرماتے ہوئے کہ جو شخص راہِ علم پر طلب کے ساتھ چلے تو اللہ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرماتے ہیں اور فرشتے طلبہ علم کیلئے انکی طلب و کارکردگی علم کی بناء اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کی فضلیت عابد پر اسی طرح حاصل ہے جسطرح ستاروں پر چاند کو فضلیت حاصل ہے اور علماء انبیاءؑ کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاءؑ دینار و درھم میراث میں چھوڑ نہیں جاتے بلکہ ان کی میراث علم ہوتی ہے جس نے اس میراث علمی کو حاصل کیا اس نے خوب نصیبہ حاصل کیا۔

☎☎☎☎☎

علم سارے اعمال پر بھاری :

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ اِنَّ تَعَلُّمَہٗ لِلّٰہِ خَشْیَۃٌ وَ طَلَبُہٗ عِبَادَۃٌ وَمُذَاکَرَتُہٗ تَسْبِیْحٌ وَالْبَحْثُ عَنْہُ جِھَادٌ وَ تَعْلِیْمُہٗ لِمَنْ لَا یَعْلَمُہٗ صَدَقَۃٌ وَ بَذْلُہٗ لِاَھْلِہٖ قُرْبَۃٌ لِاَنَّہٗ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَھُوَالْاَنِیْسُ فِی الْوَحْشَۃِ وَالصَّاحِبُ فِی الْغُرْبَۃِ وَالْمُحَدِّثُ فِی الْخَلْوَۃِ وَالدَّلِیْلُ عَلَی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالسَّلَاحُ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَ الزَّیْنَۃُ عِنْدَ الْاَخِلَّاءِ یَرْفَعُ اللّٰہُ

بِهٖ اَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِى الْخَيْرِ قَادَةً قَائِمَةً تُقْتَصَصُ آثَارُهُمْ۔

حضرت معاذؓ ارشاد رسول ﷺ نقل کرتے ہیں کہ علم سیکھو کیونکہ اس کا سیکھنا اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے اور علم کی طلب عبادت ہے اسکا مذاکرہ تسبیح ہے علمی بحث جہاد ہے اور ناواقفوں کو واقف کرانا صدقہ ہے اور اہلیت رکھنے والے کو علم دینا قربتِ الٰہی ہے۔ وحشت میں انیس ہے۔ اجنبیت اور مسافرت میں ساتھی ہے۔ خلوت میں محدث ہے۔ ہر طرح کے حالات میں رہنما ہے اور دشمنوں سے مقابلے کا ہتھیار ہے اور دوستوں کی زینت و شان ہے اللہ اس کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو رفعت و بلندی عطا کرتا ہے تو ان کو خیر کی بابت جمے ہوئے رہنما بنادیتا ہے جن کی نشانیاں بیان کی جاتی ہیں۔

علم اور جہالت برابر نہیں :

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اَىْ لَايَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ كَمَالَايَسْتَوِى الْجَاهِلُ وَالْعَالِمُ وَكَذَالِكَ الظُّلُمَاتُ اَىِ الْجَهْلُ وَلَا النُّوْرُ اَىِ الْعِلْمُ وَلَا الظِّلُّ الَّذِى يُنْتَفَعُ بِهٖ وَلَا الْحَرُوْرُ الَّذِى يَتَضَرَّرُ بِهٖ وَكَذَالِكَ لَا يَسْتَوِى الْاَحْيَاءُ بِنُوْرِ الْعِلْمِ۔

وَيُقتدى بفعالهم و ينتهى الا رايهم ترغب الملائكة فى فلتهم و باجنحتها تمسحهم وَيَسْتَغْفِرُلَهُمْ كُلُّ رُطْبٍ وَيَا بِسٍ وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ وَهَوَامُهٗ وَسِبَاعُ الْبَرِّ وَاَنْعَامُهٗ لِاَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُالْقُلُوْبِ مِنَ الْجَهْلِ وَمَصَابِيْحُ الْاَبْصَارِ مِنَ الظُّلَمِ يَبْلُغُ الْعَبْدُ بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ الْاَخْيَارِ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَلتَّفَكُّرُ فِيْهِ يَعْدِلُ الصِّيَامُ وَتَدَارُسُهٗ تَعْدِلُ الْقِيَامَ بِهٖ تُوْصَلُ الْاَرْحَامُ وَجْهٗ يُعْرَفُ الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ وَهُوَ اِمَامُ الْعَمَلِ تَابِعُه يُلْهِمُهُ السُّعَدَاءُ وَيُحْرِمُهُ الاَشْقِيَاءُ۔

اور اندھااور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتے اور اندھیرااور روشنی برابر نہیں ہو سکتے اور دھوپ اور چھاؤں برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے اور اسی طرح ظلمت سے مراد جہل ہے اور نور سے مراد علم ہے۔ چھاؤں باعثِ انتفاع ہے اور دھوپ باعثِ ضرر ہے اور اسی طرح نور علم سے مستفید ہو کر زندگی حاصل کرنے والے اور جہالت کے اندھیروں سے مردہ دل والے برابر نہیں ہو سکتے۔ نورِ علم سے استفادہ کرنے والوں کے کام لائقِ تقلید ہوتے ہیں اور ان کی رائے غایت درجہ مفید۔ فرشتے ان میں رغبت دلاتے اپنے پروں سے ان کو چھوتے اور ہر خشک و تر چیز ان کیلئے استغفار کرتی ہے اور سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے جانور اور چوپائے سب ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور آنکھوں کی روشنی ہے اندھیروں میں اور انسان علم کے ذریعہ نیکوں کے مراتب پالیتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں درجاتِ عالیہ کا مستحق ہو جاتا ہے۔ دربابِ علم تھوڑی سی فکر روزوں کے برابر اور تھوڑی دیر پڑھنا قیام کے برابر اور باعثِ صلہ رحمی ہوتا ہے اور اسی سے حلال و حرام پہچانا جاتا ہے، علم امام ہے عمل تابع ہے۔ نیک بخت اس کاالہام پاتے اور بد بخت محروم ہو جاتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

حضور ﷺ نے علم کی اہمیت یوں بتائی :

وَرُوِیَ عَنْ سَخْبَرَۃ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَّرَجُلَانِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ یَذْکُرُ فَقَالَ اِجْلِسَا فَاِنَّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ فَلَمَّاقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ وَ تَفَرَّقَ عَنْہُ اَصْحَابُہٗ قَامَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَنَا اِجْلِسَا فَاِنَّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ لَنَا خَاصَۃً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّۃً قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ یَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا کَانَ کَفَّارَۃً مَا تَقَدَّمَ۔

مرنے کے بعد بھی کام آنے والے اعمال :

وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبْعٌ يَجْرِىْ لِلْعَبْدِ اَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِىْ قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَنْ عَلَّمَ عَامِيًا اَوْ كَرٰى نَهْرًا وَحَفَرَ بِئْرًا وَ غَرَسَ نَخْلًا اَوْبَنٰى مَسْجِدًا اَوْوَرَّثَ مُصْحَفًا اَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُلَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

مقامِ علم :

وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍوَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا لِبَابٌ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَعَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيْدٌ۔

وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَااَبَاذَرٍ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّىَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَلَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِهٖ اَوْلَمْ يُعْمَلْ بِهٖ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّىَ اَلْفَ رَكْعَةٍ۔

کسی کو کچھ سکھادینا بھی صدقہ ہے

وَعَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهٗ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

مراتبِ علم و عمل :

وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ مَا بَعَثَنِىَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْهُ الْمَاءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ فَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَاوَسَقَوْاوَزَرَعُوْا اَصَابَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى مِنْهَا اِنَّمَا هِىَ قِيْعَانٌ تُمْسِكُ

مَاءً وَلاَ تُنْبِتُ كَلأً فَذَالِكَ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَ نَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ مِثَالُ لَمْ یَرْفَعْ بِذَالِکَ رَأْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰہِ الَّذِی اُرْسِلْتُ بِہٖ۔

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُ مَایَخْلُفُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِ ثَلٰثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ وَصَدَقَةٌ جَارِیَةٌ یَبْلُغُہٗ اَجْرُھَا وَعَمَلَ بِعَمَلٍ بِہٖ مِنْ بَعْدُ۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلَہٗ اِلاَّ مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ اَوعِلْمٌ یَنْتَفَعُ بِہٖ اَوْوَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ۔

❁❁❁❁❁

علماء نجوم ہدایت ہیں :

〈۱〉وَعَنْ أنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِی الْاَرْضِ کَمَثَلِ النُّجُوْمِ یُھْتَدٰی بِھَا فِی ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ۔

〈۲〉 وَعَنْ سَھْلِ مُعَاذ بن أنَسْ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلَّمَ عَامِیًا فَلَہٗ أجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہٖ لاَ یَنْقُصُ مِنْ أجْرِ الْعَامِلِ شُیْئیٌ۔

〈۳〉 وَعَنْ أبِی أمَامَةَ الْبَاھِلِی رضی اللہ عنہ قَالَ وَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَجُلاَنِ أحَدُ ھُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُعَالِمٌ فَقَالَ عَلَیْہِ افْضَلُ الصَّلاَةِ وَالسَّلاَم فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلیٰ اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ وَاَھْلُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَةَ فِی حجْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتُ لَیُصَلُّوْنَ عَلیٰ مُعَلِّمِی النَّاسِ الْخَیْرَ؟

〈۴〉وَرُوِیَ عَنْ أبِیْ مُوْسیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَبْعَثُ اللّٰہُ لِعِبَادِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یُمَیِّزُالْعُلَمَاءَ فَیَقُوْلُ یَامَعْشَرَالْعُلَمَاءِ اِنِّیْ لَمْ أضَعْ فِیْکُمْ لِاُعَذِّبَکُمْ اِذْھَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَہٗ۔

❁❁❁❁❁

حشر میں مقام اہل علم :

(۵)وَرُوِیَ عَنْ أَبِیْ اُمَامَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُجَاءُ بِالْعَالِمِ وَالْعَابِدِ فَیُقَالُ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَیُقَالُ لِلْعَالِمِ قِفْ حَتّٰی تَشْفَعَ لِلنَّاسِ۔

فضلیت صاحب علم:

(۶)وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ فَقِیْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

تقسیمِ میراث علم مسجد میں :

(۷)وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ مَرَّ بِسُوْقِ الْمَدِیْنَةِ فَوَقَفَ عَلَیْهَا فَقَالَ یَااَهْلَ السُّوْقِ مَا اَعْجَزَکُمْ قَالُوْا وَمَا ذَالِکَ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ ذَاکَ مِیْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُقْسَمُ وَ أَنْتُمْ هَاهُنَا اَلاَ تَذْهَبُوْنَ فَتَاْخُذُوْنَ نَصِیْبَکُمْ مِنْهُ قَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوْا سِرَاعًا وَوَقَفَ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَهُمْ حَتّٰی رَجَعُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَالَکُمْ فَقَالُوْا یَااَبَاهُرَیْرَة قَدْ أَتَیْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فِیْهِ فَلَمْ نَرَفِیْهِ شَیْئًا یُقْسَمُ فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْهُرَیْرَة وَمَا رَأَیْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ اَحَدًا قَالُوْا بَلٰی رَاَئَیْنَا قَوْمًا یُصَلُّوْنَ وَ قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وُ قَوْمًا یَتَذَاکَرُوْنَ الْحَلاَلَ وَالْحَرَامَ فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَیْحَکُمْ فَذَاکَ مِیْرَاثُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔

✡✡✡✡✡

علم دو طرح کا :

و روی عن أنس ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ العلم علمان علم فی القلب فذالک العلم النافع و علم فی اللسان فذالک حجة اللہ علی عباده۔

✲✲✲✲✲

طالبِ علم مجاہد ہے :

وَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یُرْجِعَ ۔

✿✿✿

طالب علم کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ نَضَّرَاللّٰہُ امْرأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئاً فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ ۔

✿✿✿✿✿

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اہلِ علم کیلئے :

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ خُلَفَاءُکَ قَالَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ ۔

وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَۃٌ جَارِیَۃٌ أَوْعِلْمٌ یَنْتَفَعُ بِہٖ أَوْوَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْالَہٗ ۔

✿✿✿

جب تک کتاب رہے :

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لم تنزل الْمَلَائِکَۃُ تَسْتَغْفِرُلَہٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذَالِکَ الْکِتَابِ ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ ۔

✿✿✿

خصوصی نصیحت :

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ عَلَیْکَ بِمُجَالَسَۃِ الْعُلَمَاءِ وَاسْمَعْ کَلَامَ الْحُکَمَاءِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَیُحْیِ الْقَلْبَ بِنُوْرِ الْحِکْمَۃِ کَمَا یُحْیِ الْاَرْضَ الْمَیْتَۃَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ۔

حضرت عائشہؓ کا علمی مقام :

حضرت عائشہؓ اتنی باصلاحیت اور زبردست صاحبِ علم و صاحب استعداد تھیں بڑے بڑے صحابہؓ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے ایک ہم لوگ ہیں نہ علم حاصل کرتے ہیں نہ اہل علم سے پوچھتے ہیں اور نہ ہی کوئی علم سیکھنے سکھانے کا شوق و ذوق ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

ابن عساکرؒ کی معلمات :

حافظ ابن عساکرؒ عالم حدیث کے اساتذہ معلمات میں لگ بھگ ۷ درجن سے زیادہ عورتیں تھیں۔ ایک زمانہ تھا اساتذہ مراتب پائے ہوئے تھے اور آج اُمت اس حد تک تعلیم و تعلم میں پیچھے ہیکہ کسی صاحب علم کی شاگردی بھی اختیار کرنے کو تیار نہیں۔

ابن ہارونؒ کی باندی کا علمی رتبہ :

ابن ہارونؒ استاذ حدیث تھے زندگی کے آخری مراحل میں نگاہ کمزور ہو گئی تھی کتاب نہیں دیکھ سکتے تھے تو ان کی ایک لونڈی اور باندی مدد کیا کرتی تھی اس طور پر

کہ کتابیں دیکھتی احادیث یاد کرتی اور بتلادیا کرتی۔ ایک زمانہ تھالوگوں کی لونڈیاں اور باندیاں عالم ہوا کرتی تھی اور آج کیا صورت حال ہے آپ خود ہی غور فرمالیجئے۔

ابن سماکؒ کی باندی کی بیدار مغزی :

ابن سماک کوفیؒ نے ایک مرتبہ اپنی باندی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے ؟اس نے کہا تقریر اچھی ہے مگر ایک بات کو بار بار کہتے ہو۔ انہوں نے کہا میں بار بار اس لئے کہتا ہوں تاکہ کم سمجھ لوگ بھی اچھی طرح سمجھ لیں اس نے کہا کم سمجھ سمجھنے تک سمجھدار لوگ گھبرا جائیں گے۔ باندی کی ذہانت اور زیرکی اور بیدار مغزی دیکھئے کہ وہ بات کو کس قدر جلد سمجھ جاتی اور فکر یہ ہوتی کہ اس تھوڑے سے وقفہ میں بار بار سمجھانے میں جو وقت گزر گیا اس میں اور نہ معلوم کتنے مسائل معلوم ہو جاتے اور علم میں کتنی زیادتی ہو جاتی۔ اس دور کی باندیاں بھی بصد شوق علم سیکھتیں اور گہرائی سے علم حاصل کرتیں اور اب تو بس قحط الرجال ہے نہ ہی قابل عورتیں ہیں اور نہ ہی مرد۔

ابن جوزیؒ کی تعلیم میں پھوپھی کی دلچسپی :

ابن جوزیؒ کی پھوپھی صاحبہ ابن جوزیؒ کی تعلیم میں ہمیشہ فکر مند رہتیں اور بڑے بڑے اہل علم و فضل کے پاس انہیں لے جایا کرتے تاکہ ابن جوزیؒ علم حاصل فرمالیں اور تعلیم و تعلم کے ماحول سے بھرپور استفادہ کرلیں چنانچہ دس برس کی عمر میں وہ عالموں اور واعظوں کی طرح وعظ فرمانے لگے تھے۔

امام بخاریؒ کی تعلیم و تربیت میں :

امام بخاریؒ کو اللہ نے جو قبولیت و مقبولیت عطا فرمائی تھی وہ انہیں کا حصہ تھی۔ ابھی آپ اپنی عمر کے دوسرے دہے ہی میں ہیں کہ آپ کی تعلیم و تربیت کیلئے ماں اور بہن دونوں نے اپنا مال، روپیہ، پیسہ سب کچھ نچھاور کر کے علم دین کی نشر و اشاعت میں بھرپور حصہ ادا کیا۔

قاضی زادہ رومیؒ کی تعلیم کی خاطر :

قاضی زادہ رومی رحمتہ اللہ علیہ نے جب رومی اساتذہ سے تعلیم حاصل کرلی تو مزید بڑے بڑے اہل علم و فضل و کمال والے اساتذہ سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا تو آپ کی بہن نے خاموشی سے اپنا سارا زیورا اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھدیا اور بولنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی، سوچیئے کس طرح کے جذبات واحساسات کے حاملین یہ لوگ تھے اور علم دین کی نشر واشاعت میں ان کا کیا رول رہا۔

آج اُمت میں اسباب و وسائل کی کثرت کے باوجود اور وسائل کی بہتات کے باوجود علم قرآن وحدیث اور فقہ ظاہر و باطن کی نشر واشاعت کا بڑا فقدان ہے اُمت کے بیشتر حالات کے مقابلے میں کی جانے والی کوششیں برائے نام ہیں۔

امام ربیعۃ الرائےؒ کی تعلیم میں والدہ کا حصہ :

حضرت حکیم الامتؒ نے لکھا ہے کہ یہ بہت بڑے عالم ہوئے ہیں امام

مالکؒ اور حسن بصریؒ جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں ان ہی کے شاگرد ہیں انکے والد کا نام فروخ ہے۔ بنو امیہ کی بادشاہی کے زمانے میں وہ فوج میں نوکر تھے۔ بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں میں بھیجے گئے اس وقت ربیعۃ الرائے اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے اور انکے والد کو ستائیس برس اس سفر میں لگ گئے۔ یہ ادھر سفر پر نکلے ادھر ربیعہ پیدا ہوئے۔ چلتے وقت ان کے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں مگر اس عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں اپنے بچے کی تعلیم اور پڑھانے لکھانے میں خرچ کر ڈالیں۔ جب ان کے ابا ستائیس سال بعد لوٹ آئے تو بی بی سے اشرفیوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا سب حفاظت سے رکھی ہیں اس عرصہ میں حضرت ربیعہؒ مسجد میں جاکر حدیث سنانے میں مشغول ہوگئے۔ فروخ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرا بیٹا ایک جہاں کا پیشوا بنا ہوا ہے، مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے جب گھر لوٹ آئے بی بی نے پوچھا تیس ہزار اشرفیاں یا یہ نعمت۔ وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت!۔

جب انہوں نے کہا کہ وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں۔ انہوں نے نہایت خوش ہو کر کہا خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں۔

دیکھو! یہ علم دین کی کیسی قدر جانتے تھے اور علم کے حاصل کرنے میں جو کچھ بھی خرچ کر ڈالا اس کی پرواہ نہیں کی ------ یہ ہے وہ علم دین کے حصول و تعلیم و تعلم کا شوق جس کا فی زمانہ فقدان ہے۔

علم میراثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

جب تم جنت کے باغوں میں گزرا کرو تو کچھ حاصل کرلیا کرو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ جنت کے باغ کیا ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا علمی مجالس۔

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ علماء کی خدمت میں بیٹھنے کو ضروری سمجھو اور حکماءِ اُمت کے ارشادات غور سے سنا کرو کہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے مردہ دلوں کو ایسے زندہ فرماتے ہیں جیسے مردہ زمین کو موسلادھار بارش سے۔

حضرت ابو ہریرہؓ ایک بار بازار میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا تم لوگ یہاں بیٹھے ہو اور مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے لوگ دوڑے ہوئے آئے وہاں کچھ بھی نہیں تقسیم ہو رہا تھا واپس جاکر عرض کیا کہ وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا کہ آخر وہاں کیا ہو رہا تھا؟ لوگوں نے کہا چند لوگ اللہ کے ذکر میں مشغول تھے اور کچھ تلاوت میں انہوں نے کہا یہی تو رسول اللہ ﷺ کی میراث ہے۔

فضلیت علم کے بنیادی اسباب :

کسی پیشہ کا شرف کئی چیزوں سے جانا جاتا ہے۔

(۱) ایک وہ قوت جس سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے مثلاً عقلی علوم، لغوی علوم سے افضل ہیں اسلئے کہ حکمت عقل سے معلوم ہوتی ہے اور لغت کان کے ذریعہ سننے سے معلوم ہوتی ہے اور ظاہر ہیکہ قوت عاقلہ، قوتِ سامعہ سے افضل ہے اسلئے وہ چیز افضل ہوگی جو عقل سے معلوم ہو۔

(۲) افادیتِ عامہ ہے جس کی فوقیت سمجھی جاتی ہے جیسے زرگری کے مقابلے میں کھیتی کی افادیت کہ انسان حیوان دونوں کو عام ہے۔

(۳) محلِ شئے ہے۔

سنار سونے پر، دباغ چمڑے پر اور زراع زمین پر عمل کرتا ہے لیکن جو محل علم ہے وہ دل ہے جو یقیناً دنیا کی ساری چیزوں میں اشرفیت رکھنے والے انسان کے اندر بھی ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ چونکہ قلب انسانی علم کا محل اور محافظ علم وہدایت ہے اور رہنمائے سعادت ہے اس لئے علم کی فضیلت میں اور تعلیم کی افضلیت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

علم کی اہمیت پر قرآنی استدلال :

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب جہاد کیلئے تشریف لے جاتے تو منافق اور معذور کے علاوہ کوئی پیچھے نہ رہتا غزوہ تبوک میں جب اللہ نے منافقین کے عیوب کھولے تو مسلمان کہنے لگے بخدا ہم کسی غزوہ میں حضور ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے چنانچہ اس غزوہ کے بعد حضور ﷺ نے ایک لشکر کفار کی جانب روانہ فرمایا تو سارے مسلمان مدینہ منورہ سے جہاد پر نکل پڑے اور حضور ﷺ تنہا رہ گئے تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ سب کے سب جہاد پر نکل کھڑے ہوں بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ دو جماعتیں ہو جائیں ایک جماعت حضور ﷺ کی خدمت میں

رہے اور دوسری جہاد میں کیونکہ اس وقت یہ بھی ضرورت تھی کہ جہاد اور کفار مغلوب ہوں اور اس کی بھی حاجت تھی کہ دوسرے لوگ دربار رسول میں رہیں اور نازل شدہ احکامات کو معلوم کریں اور محفوظ رکھیں اور جو مجاہدین غیر حاضر ہیں ان کو پہنچائیں تاکہ وہ بھی احکام پر عمل کر کے معاصی سے بچ سکیں۔

۞۞۞۞۞۞

علم اور ارشادتِ محققین :

حضرت مجاہدؒ سے منقول ہے کہ جو شخص پڑھنے میں حیا کرے یا تکبر کرے وہ علم حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت علی ﷺ کا ارشاد ہیکہ جس شخص نے مجھ کو ایک حرف بھی پڑھا دیا میں اس کا غلام ہوں خواہ مجھے وہ آزاد کرے یا بیچ دے۔

یحیٰ بن کثیرؒ کہتے ہیں کہ علم تن پروری کیساتھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کو بے دلی کے ساتھ حاصل کرے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

حضرت امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ جو استاد کی قدر نہیں کرتا کامیاب نہیں ہوتا۔

حضرت حارث بن یزید، ابن شبرمہ، قعقاع اور مغیرہ ﷺ، یہ چاروں حضرات عشاء کی نماز کے بعد علمی بحث شروع کرتے صبح کی اذان تک ایک بھی جدا نہ ہوتا تھا۔ لیث بن سعدؒ فرماتے ہیں کہ امام زہریؒ عشاء کے بعد باوضو بیٹھ کر حدیث شریف شروع فرماتے تو صبح کر دیتے۔

دراوردیؒ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کو میں نے دیکھا کہ عشاء کے بعد کسی مسئلہ میں بحث و تحقیق فرماتے اور وہ بھی اس طرح کہ کوئی طعن تشنیع ہوتی نہ تغلیط اور اسی حالت میں صبح ہو جاتی اور وہ فجر کی نماز پڑھتے۔

چند غیر معمولی واقعات :

ابن فرات بغدادیؒ ایک محدث ہیں جب انتقال ہوا تو اٹھارہ کتابیں چھوڑیں جن میں سے اکثر خود اپنے قلم سے لکھی ہوئی تھیں۔

ابن جوزیؒ مشہور محدث ہیں۔ تین سال کی عمر میں باپ نے مفارقت کی یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن محنت کی حالت یہ تھی کہ جمعہ کی نماز کے علاوہ گھر سے کہیں نہ جاتے تھے ایک مرتبہ منبر پر کہا کہ میں نے اپنی ان انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں ڈھائی سو سے زیادہ خود ان کی تصنیفات ہیں کہتے ہیں کہ چار جزء روزانہ لکھنے کا معمول تھا درس کا یہ عالم تھا کہ بعض مرتبہ ایک لاکھ سے زیادہ شاگردوں کا اندازہ کیا گیا امراء، وزراء وسلاطین تک مجلس درس میں حاضر ہوتے تھے۔ ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ آدمی مجھ سے بیعت ہوئے بیس ہزار لوگ میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اس سب کے باوجود شیعوں کا زور تھا اس وجہ سے تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں۔ احادیث لکھتے وقت قلموں کا تراشہ جمع کرتے رہے، مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے نہانے کا پانی اسی سے گرم کیا جائے۔ کہتے ہیں غسل میت کے پانی کو گرم کرنے ہی کیلئے کافی نہ تھا بلکہ گرم کرنے کے بعد بچ بھی گیا تھا۔ یحیٰی بن معینؒ حدیث کے مشہور استاذ ہیں کہتے ہیں میں نے ان ہاتھوں سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔

ابن جریر طبریؒ مشہور مورخ ہیں صحابہؓ اور تابعینؒ کے احوال کے ماہر چالیس سال تک ہمیشہ چالیس اوراق روزانہ لکھنے کا معمول تھا ان کے انتقال پر شاگردوں نے روزانہ کی لکھائی کا حساب لگایا تو بلوغ کے بعد سے مرنے تک

۱۴ اورق روزانہ کا اوسط نکلا۔ ان کی تاریخ مشہور ہے عام طور سے ملتی ہے جب اس کی تصنیف کا ارادہ ظاہر کیا تو لوگوں سے پوچھا تمام عالم کی تاریخ سے تو تم لوگ خوش ہو گے لوگوں نے پوچھا کہ اندازاً کتنی بڑی ہو گی کہنے لگے تقریباً تیس ہزار ورق پر آئے گی۔ لوگوں نے کہا اس کے پورا کرنے سے پہلے عمریں فنا ہو جائیں گی کہنے لگے اِنَّا لِلّٰہِ ہمتیں پست ہو گئیں اس کے بعد مختصر کیا اور تقریباً تین ہزار ورق پر لکھی۔

امام طبرانیؒ مشہور محدث ہیں بہت سی تصانیف فرمائی ہیں کسی نے ان کی کثرت تصانیف کو دیکھ کر پوچھا کہ کسطرح لکھیں ؟ کہنے لگے تیس برس بوریئے پر گزار دیئے۔ ابو العباس شیر ازیؒ کہتے ہیں کہ میں نے طبرانی سے تین لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ بڑی شدت کے ساتھ ناسخ اور منسوخ احادیث کی تحقیق فرماتے تھے۔ کوفہ جو اس زمانہ میں علم کا گھر کہلاتا تھا جب کوئی محدث باہر سے آتے تو شاگردوں کو حکم فرماتے کہ ان کے پاس اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو اپنے پاس نہ ہو تو اس کی تحقیق کریں ایک علمی مجلس انکے ہاں تھی جب کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو اس مجلس میں اس پر بحث ہوتی اور بعض مرتبہ ایک ایک مہینہ بحث ہوتی اس کے بعد جب کوئی بات طئے ہوتی تو وہ طئے فرمادی جاتی اور لکھ لی جاتی تھی۔

ابو ذرارحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں امام احمد ابن حنبلؒ کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ اسحاق بن راھویہؒ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ حدیثیں میں نے جمع کیں ابو

سعدہ اصبہانیؒ سولہ سال کی عمر میں ابو نصرؒ کی احادیث سننے کیلئے بغداد پہنچے راستے میں ان کے انتقال کی خبر سنی بے ساختہ رو پڑے چیخیں نکل گئیں کہ ان کی سند کہاں ملے گی؟

امام بخاریؒ کے استاد عاصم بن علیؒ جب بغداد پہنچے تو شاگردوں کا اس قدر ہجوم ہوتا تھا کہ ایک لاکھ سے زائد ہو جاتے تھے ایک مرتبہ اندازہ لگایا گیا تو ایک لاکھ بیس ہزار تھے اس وجہ سے بعض الفاظ کو کئی کئی مرتبہ کہنا پڑتا تھا۔

☆☆☆

تحقیق علم :

ہماری تحقیق یہ ہے کہ ارشاد ربانی ہے ۔

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقاً ۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْماً ۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ انبیاء اور صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ حضرات بڑے اچھے رفیق ہیں یہ فضل ہے اللہ کی جانب سے اور اللہ تعالیٰ کافی جاننے والے ہیں۔

◊◊◊

منصوص جماعتیں :

یہ علمِ قرآن کی چار منصوص جماعتیں ہیں۔

(۱)انبیاء (۲)صدیقین (مقربین) (۳)شہداء (۴)صالحین پورا قرآن ان ہی چار جماعتوں کے علم و عمل سے بھرا ہوا ہے اور احادیث بھی ان ہی چار جماعتوں کے علوم کی تفصیلات ہیں۔ قرآن نے انہی اصحاب کو یعنی صالحین اور شہداء کو اصحاب یمین اور صدیقین کو مقربین کہا ہے تفصیل سورۂ واقعہ میں دیکھئے۔ احقر کو اپنے بزرگوں سے کچھ تحقیقی نکات ملے ہیں جو علومِ قرآنی کے ماہرین اور محققین کی خدمت میں پیش ہیں۔

علمی نکات و تفصیلات :

احقر نے اپنے بزرگوں سے علم کی تعریف یہ سنی کہ علم وہ ہے جو علیم تک پہنچادے علم کے تفصیلی جلوے حسبِ ذیل ہیں۔

(۱)ایمان (۲)توحید (۳)صدق (۴)استقامت

(۵)سنت (۶)حسنہ (۷)یاد (۸)یافت و شہود

(۹)استغراق فی الحق (۱۰)یافت و شہودِ خلق و حق

علم نہ ہونے کا نام جہل ہے اور جہل کی خباثتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱)کفر (۲)شرک (۳)نفاق (۴)ارتداد

(۵)بدعت (۶)سیئہ (۷)غفلت (۸)یافت و شہود خلق

(۹)استغراق فی الخلق (۱۰)انکارِ حق

علم کی عملی تجلیات حسب ذیل ہیں :

علم وہ ہے جو انسان کے جسم و نفس کو پاک کردے اور علیم کے آثار کا مشاہدہ کرادے علم وہ ہے جو انسان کے دل و دماغ کو پاک کردے اور افعال کا مشاہدہ کرادے علم وہ ہے جو انسان کی روح کو پاک کردے اور علیم کی صفات و وجود کا مشاہدہ کرادے۔

دعوت کی کچھ تفصیلات یہ ہیں :

(۱) کفار و مشرکین کو اسلام و ایمان کی دعوت (۲) فساق و فجار کو عمل صالح کی دعوت (۳) صالحین کو مقام شہادت و صدیقیت کی دعوت (۴) صدیقین و مقربین کو اسرار علم نبوت کی دعوت ۔

پہلے دور میں تحصیلِ علم کے ذوق کا اندازہ :

ابو مسلم بصریؒ جب بغداد پہنچے تو ایک بڑے میدان میں حدیث کا درس شروع ہوا سات آدمی کھڑے ہو کر لکھواتے تھے جس طرح عید کی تکبیریں کہی جاتی ہیں سبق کے بعد دواتیں شمار کی گئیں تو چالیس ہزار سے زائد تھیں اور جو لوگ صرف سننے والے تھے وہ ان سے علحدہ تھے الغرض ان حضرات کے حالات کا احاطہ دشوار ہے اندازہ ہو گیا کہ کس محنت و جانفشانی سے لوگوں نے علم حاصل کیا اور اس کیلئے مشقت گوارا کی۔

اہل علم کی قدر اور ان کا مقام

امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت ابن عباسؓ

کی تعظیم کیا کرتے اور اہل بدر کے ساتھ اور پاس بیٹھنے کی اجازت دیتے تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ آپ اس نو عمر کو ہمارے ساتھ اجازت دیتے ہیں حالانکہ ان کے مثل ہماری اولاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو تم کو بھی معلوم ہے آخر ایک دن ان کو بھی آنے کی اجازت دی اور مجلس میں **اِذَا جَاءَ نَصۡرُ اللّٰهِ** والی آیات کی تفسیر کی تو ایک نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات ہوئیں تو اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ توبہ و استغفار کریں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ صرف یہ بات ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کی اطلاع دی گئی ہے جس کام کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے وہ پورا ہو گیا لہذا سفر آخرت کیلئے تیار ہو جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی یہی سمجھا ہوں اہل بدر سے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو اور پھر بھی ان کے متعلق مجھ پر اعتراض کرتے ہو۔

یہ ہے علم کی فضیلت، علم کی قدردانی، علم کا مقام، حق تعالیٰ ہمیں بھی کمالِ علم و عمل نصیب فرمائے۔ (آمین)

بحمد اللہ

ملنے کے پتے

(۱) حضرت مولاناشاہ کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی،

نواب صاحب کنٹہ، حیدر آباد

(۲) محمد اقبال صاحب موذن مسجد عالمگیری، شانتی نگر حیدر آباد

(۳) مولانا غیاث احمد رشادی صاحب مکتبہ سبیل الفلاح،

اکبر باغ حیدر آباد

(۴) ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدر آباد

(۵) حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدر آباد

(٦) ھدی ڈسٹری بیوٹرس پرانی حویلی روڈ حیدر آباد

(۷) کمرشیل بک ڈپو چار مینار حیدر آباد

(۸) مولانا حبیب الرحمان صاحب مکتبہ سلسبیل،

میر محمود پہاڑی شریف بہادر پورہ حیدر آباد

تصنیفات

حضرت شاہ مولانا محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

صاحبزادہ جانشین سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

۱	بیعت	۲	دعوت و تبلیغ کے آداب
۳	سورۂ کوثر کا پیغام	۴	سورۂ اخلاص
۵	قربانی	۶	زکوۃ
۷	ایمان	۸	ایمان واحسان
۹	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام	۱۰	مجاہدہ
۱۱	استعانت کے روحانی طریقے	۱۲	سکون دل
۱۳	سیر النفس	۱۴	شیطان سے جنگ
۱۵	زندگی میں غم کیوں علاج کیا؟	۱۶	خدا کی پہچان
۱۷	اسرار ورموز الفاتحہ	۱۸	تعلیمات محبوب سبحانیؒ
۱۹	خوف الٰہی	۲۰	دو برکت والی راتیں
۲۱	دعائیں کس طرح قبول ہونگی؟	۲۲	نغمہائے نورانی
۲۳	معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۴	تقلید کیا اور کیوں؟
۲۵	تلاوت قرآن (آداب و فضائل)		

☆☆☆